 آگے آتی تھی حالِ دل پر ہنسی۔

# آگے آتی تھی حالِ دل پر ہنسی۔۔۔۔

## ہمارے وکلا کی جھتہ گردی میں حیرت کا ایک بڑا پہلو ہے، مگر یہ دیکھ کر میں تو سہم گیا ہوں کہ اب ہم اس پر بھی حیرت زدہ نہیں ہیں۔

[**فرنود عالم**](https://www.independenturdu.com/taxonomy/term/8791)

**ہفتہ 14 دسمبر 2019**

**Independent Urdu**

**وکلا نے لاہور کے پی آئی سی ہسپتال میں جو کچھ کیا، اس میں آپ کو کس بات پر حیرت ہوئی؟ وکلا کا جلوس نکالنا؟ وہ تو نکلتے رہتے ہیں۔ ڈاکٹروں کو دھمکی دینا؟ وہ تو ڈاکٹروں کا آئے روز کا نصیب ہے۔ ہسپتال پر ہلہ بولنا؟ ایسا ہم نے پہلے کب نہیں کیا۔ پولیس کی گاڑی کو آگ لگانا؟ پولیس کا محکمہ تو شاید ہے ہی اس واسطے کہ اس پر اپنا زور آزمایا جائے۔ پنجاب کے وزیر اطلاعات پر ہونے والے تشدد پر حیرت ہوئی؟ اس میں ایسا نیا کیا ہے؟ اس پورے منظرنامے میں کچھ بھی تو ایسا نہیں ہے جس پر پاکستان میں رہتے ہوئے حیرت کا اظہار کیا جائے۔**

ہماری حیرتوں کی سطح اتنی بلند ہے کہ وہاں یومیہ تیس چالیس قتل، ماہانہ دھماکے، ہفتہ وار تشدد زندگی کا معمول بن چکے ہیں۔ اٹلی کے جزیرے لپاری میں کوئی آٹھ برس قبل نیو ائیرنائٹ کے موقع پر ایک شخص قتل ہوا تو مارے خوف کے لوگ تین دن گھر سے نہیں نکلے۔ ایک ہفتہ پورے لپاری میں تعلیمی ادارے بند رہے اور کاروباری سرگرمیاں جزوی طور پر جاری رہیں۔

لپاری کے مقابلے میں لیاری کو رکھ کر دیکھ لیں تو آپ کو لپاری والوں پر ترس آئے گا کہ اِن کی حیرتیں کتنی معصوم سی ہیں۔ لیاری کیا، پورے کراچی، سوات، وزیرستان اور پشاور میں دو اطراف سے فائرنگ ہوا کرتی ہیں، ایمبولنسوں میں لاشیں لے جائی جاتی ہیں اور محلے کے لمڈے آنکھیں میچتے ہوئے بیکری سے ناشتہ لینے جارہے ہوتے ہیں۔

کراچی میں قتل کی خبر تب تک خبر ہوتی ہی نہیں ہے جب تک ہلاکتیں 40 سے اوپر نہ ہوجائیں۔ پشاور میں اُس خود کش حملے کی خبر پانچ منٹ سے زیادہ نہیں چلتی تھی جس میں 15 سے کم افراد ہلاک ہوتے تھے۔

ہمارے وکلا کی جھتہ گردی میں حیرت کا ایک بڑا پہلو ہے، مگر یہ دیکھ کر میں تو سہم گیا ہوں کہ اب ہم اس پر بھی حیرت زدہ نہیں ہیں۔ اُس پہلو کی طرف جاتے ہیں، مگر پہلے نورالحسین نامی اس شخص کو یاد کریں، جس کا وزن بہت بڑھ گیا تھا۔ نورالحسین کو بذریعہ ہیلی کاپٹر اپنے گاؤں سے لاہور کے ایک ہسپتال میں لایا گیا جہاں ڈاکٹر نے نورالحسین کی بلا معاوضہ سرجری کے لیے ہامی بھری۔

نورالحسین کامیاب سرجری ہوئی،اگلی صبح وہ ہنستا مسکراتا جسمانی ہمواریوں کے لیے پرامید آرہا تھا۔ اس دوران اس کی طبعیت بگڑی، تو ڈاکٹر چھٹی پر ہونے کے باوجود بھاگا دوڑا ہسپتال پہنچا۔ نورالحسین کی طبعیت جو وقتی طور پر بگڑی تھی، ڈاکٹرنے بروقت سنبھال لی۔

اگلے ہی روز اسی آئی سی یو میں ایک خاتون زندگی کی جنگ ہارگئی۔ چونکہ ہمارا ایمان یہ ہے کہ زندگی خدا دیتا ہے اور موت ڈاکٹر دیتا ہے، چنانچہ خاتون کے لواحقین آئی سی یو پر چڑھ دوڑے۔ موقع پر موجود طبی اہلکار جان بچا کر دائیں بائیں ہوگئے۔ لواحقین نے آئی سی یو میں لگے ڈرپ سٹینڈز اٹھاکر طبی عملے پرتشدد کیا۔

وینٹی لیٹرز کی تاریں کھینچ لیں اور دروازوں کے شیشیے توڑ دیے۔ دنیا میں اگر کوئی ایسی مقدس جگہ ہوسکتی ہے کہ جہاں سانس بھی آہستہ لینا چاہیے، تو وہ آئی سی یو ہے۔ یہاں لوگوں کی سانسوں کو ڈاکٹروں نے کچی ڈوریوں سے باندھا ہوا ہوتا ہے۔ مگر خاتون کے لواحقین نے آئی سی یو میں تڑاپٹاخ کی اور شور شرابا کیا۔

لیکن کیا پاکستانی معاشرے میں روز ستم کے نئے پہلو دیکھنے والوں کے لیے اس میں حیرت کی کوئی بات ہے؟ ہر گز نہیں۔ حیرت کی جو بات ہے وہ یہ ہے کہ ان لواحقین نے وہ ڈوریاں بھی کھینچ لیں جن سے ڈاکٹروں نے اکھڑتی ہوئی سانسوں کو بہت مشکل سے باندھا تھا۔

اس پوری قیامت کے دوران وہ نورالحسین جان کی بازی ہار گیا، جس کی جسمانی دشواریاں ختم ہوگئی تھیں۔ ساتھ ایک خاتون بھی ہلاک ہوگئیں، جس کے پیٹ میں چھ ماہ کی ایک بچی سانسیں لے رہی تھی۔ اس طرح تین نفوس ایک جھٹکے میں زندگی کی جیتی ہوئی جنگ ہارگئے۔ اب حیرت کے ماروں کو تشدد کرنے والے لواحقین سے کہنا چاہیے کہ آپ کا یہ عقیدہ بسر چشم تسلیم کہ موت ڈاکٹر دیتا ہے۔ آپ کا یہ تصور بھی بجا کہ دروانِ علاج مر جانے والے کا حساب طبی عملے سے کرنا چاہیے۔ مگر آپ کے پاس اپنے اس کردار کے لیے آخر کیا جواز ہے کہ آپ نے اپنے عزیز کی موت کا حساب آئی سی یو میں پڑے مریضوں کی جان لے کر برابر کیا؟

یہ سوال اگر اہم ہوتا تو اب تک لواحقین سے کیا جاچکا ہوتا، مگر نہیں ہوا۔ کیوں؟ کیونکہ ہماری حیرتوں کی سطح اب اتنی بلند ہوچکی ہے کہ وینٹی لیٹر کی تار کھنچ جانے پر بھی طبعیت پر کچھ ایسا فرق نہیں پڑتا۔

**ابھی جب یہ کالم لکھ رہا ہوں، تین خبریں آچکی ہیں۔ پہلی، اٹک کی اسسٹنٹ کمشنر نے انسانی حقوق کے عالمی دن کے موقع پر تمام اقلیت بشمول احمدیوں کے، سب کے ساتھ رواداری کے ساتھ رہنے کی تلقین کی۔ یہ بات کچھ بزعمِ خوش عاشقانِ نبی کو بہت ناگوار گزری۔ خاتون اسسٹنٹ کمشنر کو مردوں کے ایک ہجوم نے کشمنر آفس میں ہراساں کیا اور اپنی پسند کے جملے اس کے منہ میں رکھے۔ جو وہ کہنا نہیں چاہتی تھی، وہ کہنے پر مجبور ہوئی۔ وہ بے بسی کی تصویر بنی بیٹھی ہے اور ایک جوان کہہ رہا ہے، جب آئین نے کہہ دیا ہے کہ احمدی غیر مسلم ہیں تو ان کے ساتھ اتحاد اتفاق سے رہنے کی بات کیوں کی؟ اور یہ کہ خاتون کے سر پہ دوپٹہ نہیں ہے تو وہ اسلام کی بات کس خوشی سے کر رہی ہے؟**

 دوسری خبر یہ ہے کہ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی میں اسلامی جمعیت طلبہ نے ایکسپو کا اہتمام کیا۔ سرائیکی سٹوڈنٹس آرگنائزیشن نے کسی ناگواری پر ایکسپو پر ہلہ بھول دیا۔ یہ طلبہ تنظیموں کے بیچ ہونے والا کوئی معمول کا ایسا تصادم نہیں تھا کہ جس پر حیرت نہ ہو۔ اس تصادم پر حیرت ہونی چاہیے تھی کہ اس میں بندوقیں نکلیں، گولیاں چلیں اور یہاں تک کہ جمعیت سے تعلق رکھنے والے ایک گلگتی کارکن کے سر میں براہ راست فائر مارا گیا۔ ایک طالب علم جان سے گزر گیا ہے اور 12 طالب علم اس وقت مختلف ہسپتالوں میں داخل ہیں۔ لاہور کے بعد اب اسلامی یونیورسٹی کا کنٹرول بھی رینجرز نے اپنے ہاتھوں میں لے لیا ہے۔

تیسری خبر یہ ہے کہ عدالت نے وکلا اور ڈاکٹر صاحبان سے کہا ہے کہ دونوں گلے مل کر اپنے جھگڑے کو ابھی کے ابھی نمٹا لیں۔ لگتا یہ ہے کہ وکلا اور ڈاکٹر باہم گلے مل بھی لیں گے، کیونکہ باہمی تصادم ہمارا قومی مشغلہ ہے جس پر حیرت نہیں کی جاسکتی۔ حیرت صرف اس بات پر کی جا سکتی تھی کہ وکلا سے اُس اقدام کا حساب نہیں لیا گیا جس نے پلک جھپکتے میں شعبہ ایمرجنسی میں زندگی کی آس لگانے والے نفوس سے ان کی سانسیں چھین لیں۔

خاتون اسسٹنٹ کشمنر کو جب کمشنر کے دفتر میں ایک اوباش بچہ ہفوات سنا رہا تھا، پوری انتظامیہ خاموش کھڑی تماشا دیکھ رہی تھی۔ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی میں 12 گھنٹے گھمسان کا رن پڑا رہا، انتظامیہ ایک طرف کھڑی سگرٹ پھونکتی رہی۔ شعبہ ایمرجنسی میں بے موت مارے جانے والے مریضوں کے ورثا نے امید کی آخری نگاہ آج عدالت کی کارروائی پر ضرور ڈالی ہوگی۔ کیا یہ دیکھ کر انہیں حیرت ہوئی ہوگی کہ عدالت نے ضائع ہونے والی جانوں کا حساب مانگنے کی بجائے ہاتھیوں سے باہمی صلح کی عرضی گزار دی ہے؟

آگے آتی تھی حالِ دل پر ہنسی  
اب کسی بات پر نہیں آتی

<https://www.independenturdu.com/node/23941/%D8%B2%D8%A7%D9%88%DB%8C%DB%81/%D8%A8%D9%84%D8%A7%DA%AF/%D8%A2%DA%AF%DB%92-%D8%A2%D8%AA%DB%8C-%D8%AA%DA%BE%DB%8C-%D8%AD%D8%A7%D9%84%D9%90-%D8%AF%D9%84-%D9%BE%D8%B1-%DB%81%D9%86%D8%B3%DB%8C%DB%94%DB%94%DB%94%DB%94#.XfTc7LqpmYk.whatsapp>

**اسسٹنٹ کمشنر کی وائرل ویڈیو پر بحث: ’یہاں تو احمدیوں کو دوسرے درجے کا شہری تک نہیں سمجھا جاتا‘**

* بی بی سی اردو
* 13 دسمبر،2019

**’ہمیں غیر مسلم اقلیتوں کو بھی برابر کے حقوق دینے چاہییں۔ ہم آپس میں تفرقہ بازی میں پھنس چکے ہیں کہ فلاں شیعہ ہے، فلاں سنی ہے، فلاں احمدی ہے، فلاں وہابی ہے۔۔۔ ان سب اختلافات کو بھلا کر کے صرف اور صرف اپنی شناخت ایک مسلمان اور پاکستانی بنانے کی ضرورت ہے۔‘**

انسانی حقوق کے حوالے سے منعقدہ ایک تقریب میں یہ تقریر کرنے کے بعد ضلع اٹک کی اسسٹنٹ کمشنر جنت حسین مشکل میں پھنس گئی ہیں۔

سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی ایک ویڈیو میں اسسٹنٹ کمشنر سے اپنے الفاظ واپس لینے کا کہا جا رہا ہے۔ ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ چند طلبا جارحانہ انداز میں ان کے ذاتی عقیدے کی وضاحت مانگتے ہیں اور پھر ان کی اس بات کی وضاحت مانگی جاتی ہے کہ انھوں نے اتحاد کی بات کرتے ہوئے لفظ ’احمدی‘ کیوں استعمال کیا۔

**ویڈیو میں اسسٹنٹ کمشنر کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھے ہوئے ایک شخص کمرے میں موجود افراد کو بتاتے ہیں کہ ایک طالب علم نے اسسٹنٹ کمشنر کی تقریر پر ایک ’جائز نکتہ‘ اٹھایا ہے کہ اسسٹنٹ کمشنر کے بیان سے لگتا ہے کہ ’شیعوں اور سنیوں کے ساتھ احمدیوں کو جوڑا گیا ہے جس سے یہ تاثر ملا ہے کہ یہ سب مسلمان ہیں‘۔**

**پاکستان کے 1973 کے آئین میں شامل کیے جانے والے آرڈیننس 20 کے مطابق احمدیہ جماعت کے پیروکاروں کے لیے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنا جرم ہے۔ ان کے لیے اپنے آپ کو مسلمان کہنا، اسلامی طریقے سے سلام کرنا اور متعدد اسلامی اصطلاحات کا استعمال ممنوع ہے۔**

**سوشل میڈیا پر ردِعمل**

اٹک کی اسسٹنٹ کمشنر کی وائرل ویڈیو سامنے آنے کے بعد سوشل میڈیا پر ایک بحث کا آغاز ہو گیا ہے جہاں ایک طرف صارفین اس بات پر غصہ کر رہے ہیں کہ خاتون کمشنر کو اپنے عقیدے کی وضاحت کیوں کرنی پڑی۔

**دوسری جانب سوشل میڈیا پر ایسے سوال بھی پوچھے جا رہے ہیں کہ انڈیا میں شہریت کے متنازع ترمیمی بل پر تو پاکستانی وزیرِ اعظم عمران خان اور وفاقی وزرا نے انڈین حکومت اور وزیرِاعظم نریندر مودی اور امت شاہ کو خوب تنقید کا نشانہ بنایا تھا۔ لیکن پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ ایسے سلوک کے واقعات سامنے آ رہے ہیں جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ پاکستان میں بھی غیر مسلم اقلیتوں کے ساتھ کچھ بہتر برتاؤ نہیں ہوتا۔**

افتخار نامی صارف کہتے ہیں ’جس ملک میں ایک اسسٹنٹ کمشنر کو اقلیتوں کے ساتھ بہتر سلوک کا بیان دینے پر مذہبی ٹھیکیداروں اور لونڈوں لپاڑوں کو صفائیاں پیش کرنا پڑیں، اس ملک کو یہ حق نہیں کہ انڈیا میں آر ایس ایس اور ہندوتوا کے لیے کام کرنے والی تنظیموں و حکومتی اقدامات پہ کوئی تنقید کرے یا اسکے خلاف آواز اٹھائے۔‘

**صارفین احمدی عبادت گاہوں پر حملوں سے لے کر ہندو لڑکیوں کی جبری گمشدگیوں اور مسیحی برادری کے ساتھ پیش آنے والے حادثات کا حوالہ دیتے ہوئے سوال کر رہے ہیں کہ پاکستانی وزیرِاعظم جو انڈین حکومت کے ہر اقدام پر مذمتی ٹویٹس اور بیانات دینے سے کبھی پیچھے نہیں رہے، پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ پیش آنے والے واقعات پر کبھی نوٹس کیوں نہیں لیتے؟**

حارث نامی صارف عمران خان کو ٹیگ کرکے کہتے ہیں ’محترم پہلے اپنے ملک میں موجود اقلیتوں کی فکر کریں پھر پڑوسی ملک کی کرنا۔‘

متعدد صارفین گذشتہ روز کی گئی وزیرِ اعظم عمران خان کی ٹویٹس اور چند دن قبل وفاقی وزیر برائے انسانی حقوق [**شیریں مزاری کے الجزیرہ ٹی وی چینل کو دیے گئے انٹرویو**](https://youtu.be/WJLYxkUN3zY) کے حصے شئیر کر کے اور انھیں ٹیگ کرکے پوچھ رہے ہیں کہ انڈیا اور مودی حکومت کے اقدامات پر انگلیاں اٹھانے والے اپنے ملک میں دیکھیں اقلیتوں سے کیسا سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔

راجہ عطا المنان وزیرِ اعظم عمران خان کی مودی پر کی گئی تنقیدی ٹویٹ پر اسسٹنٹ کمشنر کے ساتھ ہونے والے واقعے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے پوچھتے ہیں ’اور آپ کے زیرِ حکومت پاکستان کہا جا رہا ہے؟ اس بارے میں کوئی فکر؟‘

امر فیاض نامی ایک صارف اسسٹنٹ کمشنر کی ویڈیو میں وزیرِ اعظم کو ٹیگ کرکے پوچھ رہے ہیں ’عزت ماب جناب وزیرِ اعظم صاب! خود ہمارے ملک میں یہ کیا ہو رہا ہے؟ تھوڑا سوچ رہے ہیں آپ؟‘

یاد رہے گذشتہ روز سلسلہ وار ٹویٹس میں پاکستان کے وزیرِ اعظم عمران خان نےانڈیا کی پارلیمان سے منظور ہونے والے شہریت کے متنازع ترمیمی بل پر انڈیا کے وزیرِ اعظم نریندر مودی کو خاصی تنقید کا نشانہ بنایا تھا۔

سلسلہ وار ٹویٹس میں وزیرِ اعظم پاکستان کا کہنا تھا ’مودی سرکار کے نیچے انڈیا نہایت منظم انداز میں ہندو نسل پرستی کے ایجنڈے کی جانب بڑھ رہا ہے۔ کشمیرپرغاصبانہ قبضے سے شروع ہونےوالا یہ سلسلہ کشمیر کےجاری محاصرے، آسام میں 20 لاکھ مسلمانوں کی شہریت سے محرومی اور حراستی مراکز کی تعمیر سے گزرتا ہوا شہریت میں ترمیم کے قانون تک آپہنچا ہے۔‘

یاد رہے چند روز قبل الجزیرہ ٹی وی چینل کے پروگرام ’اپ فرنٹ‘ میں مہدی حسن کو دئیے گئے انٹرویو میں پاکستان کی وفاقی وزیر برائے انسانی حقوق شیریں مزاری کا کہنا تھا کہ پاکستان میں احمدی مذہب سے تعلق رکھنے والے افراد کو ہر طرح کی مذہبی آزادیاں حاصل ہیں۔

**اسی انٹرویو کا حوالہ دیتے ہوئے مونا فاروق نامی صارف شیریں مزاری کو ٹیگ کرکے کہتی ہیں ’اور یہ پاکستان ہے جہاں شیریں مزاری کا دعویٰ ہے کہ احمدیوں کو برابر کے حقوق حاصل ہیں۔‘**

مونا مزید کہتی ہیں ’یہاں تو احمدیوں کو دوسرے درجے کا شہری تک نہیں سمجھا جاتا۔ صرف احمدیوں کا نام لینے سے ہی آپ مشکل میں پڑ جاتے ہیں پھر چاہے آپ افواجِ پاکستان کے سربراہ ہوں یا اسسٹنٹ کمشنر۔ اس ملک میں کوئی بھی محفوظ نہیں۔‘

کچھ صارفین اس بات پر غصہ ہیں کہ اسسٹنٹ کمشنر سے اتنے جارحانہ انداز میں وضاحتیں مانگنے والے طالب علم کو ابھی تک گرفتار کیوں نہیں کیا گیا؟

اور کئی ایسے بھی ہیں جن کی خواہش ہے کہ پاکستان کی سیاسی قیادت اس واقعے کا نوٹس لیتے ہوئے جنت حسین کے ساتھ کھڑی ہو۔

<https://www.bbc.com/urdu/pakistan-50775081?ocid=wsurdu.chat-apps.in-app-msg.whatsapp.trial.link1_.auin>

**Discourse on Assistant Commissioner’s viral video: Ahmadis are not even considered a second class citizen in this country**

December 13, 2019

BBC URDU

**We ought to give equal rights to non-Muslim minorities. By terming ourselves as Shias, Sunnis, Ahmadis and Wahabis we have indulged in sectarianism. We ought to discard these terms and call ourselves as Muslims and Pakistanis.**

Jannat Hussain, assistant commissioner district Attock faced backlash for the aforementioned views she expressed at a human rights convention.

**In a video which has gone viral on social media, an assistant commissioner is being asked to take back the words she used [in support of a minority i.e. Ahmadis in Pakistan]. The video shows a group of students who are aggressively asking the assistant commissioner to clear her stance on her personal views [on the aforementioned minority] and is being criticised for the use of word “Ahmadis” for that particular community whilst talking about the unity of the country.**

**An individual sitting next to Jannat Hussain tells the people in the video that the student has raised a genuine question, that is, by including Ahmadis with Shia and Sunnis, it appears that the commissioner is implying Ahmadis are just as Muslims as Sunnis and Shias.**

**It is a crime for the followers of the Ahmadiyya Community to call themselves Muslims as suggested by the 1973 constitution article 20. It is prohibited for them to call themselves Muslims, to greet others in Islamic manner and to use Islamic terms for themselves.**

The response on social media:

After the video got attraction on the social media, the people were furious as to why the assistant commissioner had to clarify her stance at all. On the other hand, questions are being raised at the Prime Minister Imran khan and his cabinet ministers that they had been criticising Indian government, it’s prime minister Narendra Modi and minister Amit Shah for passing the citizen amendment bill but when it comes to Pakistan, it is no different as the incidents demonstrate that the minorities in Pakistan are treated no different.

A user on the social media, Iftikhar wrote:

A country in which an assistant commissioner has to clarify her stance before the religious bigots and thugs; has no right to criticise or raise its voice against India and its government, its RSS ideologies and on the bodies working for the Hindutva ideology.

**The users have been citing the attacks on the Ahmadiyyah worshiping places, forced conversion of Hindu girls, forced disappearances and the [foul] treatment and incidents Christian minorities encounter; they raise questions as to why is the Pakistani Prime minister silence on the atrocities faced by the minorities in Pakistan whereas he is ever-ready to malign the neighboring country at every possible opportunity?**

A user, Haris, tagged Imran Khan and advised: Sir, take care of your minorities first before you take on the neighboring country.

Shireen Mazari’s interview on Aljazeera:

A large number of users have been citing Imran Khan Tweets and tagging video clips of Shireen Mazari’s – the minister of human rights- interview and asking them as to how they justify their criticism of Modi and Indian government whereas their own treatment of minorities is apparent.

Raja Atta ul Manan, in relation to the Prime Minister’s tweet condemning Modi and referring to the incident which the assistant commissioner witnessed, asked: This has been said under your government? Have you paid any heed to it?

Amr Fiaz tagged the Prime minister in the video and asked: respected Prime minister, what is happening in our own country, have you thought about this a little?

It ought to be remembered that the Prime Minister Imran Khan had severely criticised the controversial citizen amendment bill the Indian parliament had passed few days ago.

In his series of tweets, the Prime Minister had said that India, under Modi, has been moving systematically with its Hindu Supremacist agenda. Starting with illegal annexation and continuing siege of IOJK; then stripping 2 million Indian Muslim in Assam of citizenship, setting ip internment capms; now the passage of Citizenship Amendment Law

**It must be remembered that a few days ago in Mehd Hassan’s program “upfront” on AljazeeraTv Channel Shireen Mazari had told him that Ahmadis in Pakistan enjoy complete religious freedom.**

**Mona Farooq citing this interview tagged Shireen Mazari and asked her: “This is the Pakistan Shireen "Mazari claims, Ahmadis enjoy equal rights!**

Ahmadis are NOT even considered 2nd class citizens. Just mentioning them can put someone in trouble whether you are COAS or Asst. Commissioner, NO ONE is safe in this land of pure!”

<https://www.bbc.com/urdu/pakistan-50775081?ocid=wsurdu.chat-apps.in-app-msg.whatsapp.trial.link1_.auin>

# Attock AC lands in trouble for calling for equal rights for minorities

BY NEWS DESK ,

12th December, 2019

pakistan today

Attock Assistant Commissioner Jannat Hussain Nekokara was forced to apologise for her comments in support of equal rights for minorities.

While speaking at an International Human Rights Day event in Attock, Nekokara had called for granting equal rights to all minorities regardless of religious divisions.

**“We should give due rights to non-Muslims Pakistanis, we should give them their due regard, we have unfortunately gotten stuck in these religious divisions, someone identifies as Shia, someone as Sunni, someone as an Ahmadi, someone as a Wahabi, we should dissolve these differences and instead identify ourselves only as Muslims and Pakistanis,” she said.**

**Soon afterward, over a dozen protesters, most of them students, arrived at the district administration building demanding an explanation from the Attock AC over grouping Ahmadis with other Muslims in her speech.**

**In her defence, AC Nekokara said that she did not in any way imply that Ahmadis were Muslims and said she accepted the constitution which declared them non-Muslims.**

**“I talked about minority rights, I spoke about rights of non-Muslim Pakistanis, maybe I should have not even mentioned the word Ahmadi in that, then I spoke about how we should stay united and not discriminate against anyone so that we can protect against external enemies,” she said.**

**“They (Ahmadis) are non-Muslim according to the constitution and non-Muslim in my view as well,” she added.**

**Attock Assistant Commissioner Jannat Hussain Nekokara lands in trouble for mentioning**[**#Ahmadis**](https://twitter.com/hashtag/Ahmadis?src=hash&ref_src=twsrc%5Etfw)**while speaking at an event where she called for unity among all Pakistanis. She is forced to clarify her statement before a bunch of extremists. Imagine being an Ahmadi in Pakistan**

[December 12, 2019](https://twitter.com/bilalfqi/status/1204976354166542338?ref_src=twsrc%5Etfw)

<https://www.pakistantoday.com.pk/2019/12/12/attock-ac-lands-in-trouble-for-calling-for-equal-rights-for-minorities/?fbclid=IwAR0Dd9KI0I995NgcudMw_3uKBt3oeU7e-fZccg2DvmbV9uqMB17S0ttiuLU#.XfI7E7C02Ec.facebook>

[**OP-ED**](https://dailytimes.com.pk/opeds/)

**Shireen Mazari and human rights**

[**Yasser Latif Hamdani**](https://dailytimes.com.pk/writer/yasser-latif-hamdani/)

**THE DAILY TIMES**

DECEMBER 9, 2019

No one gave Shireen Mazari the memo that she is neither the Foreign Minister nor the Defence Minister of Pakistan. She holds the portfolio of Human Rights Minister. The Human Rights in that Ministry pertain to the human rights of the hapless citizens of Pakistan and has no nexus with whatever else is happening elsewhere. In fact her jurisdiction does not even extend to Azad Jammu and Kashmir, which is supposed to have its own government.

Mazari’s appearance of Mehdi Hassan’s program Upfront on Al-Jazeera was one of those moments that this writer was thoroughly embarrassed as a Pakistani. She was not only caught lying out of her teeth but she appeared entirely ignorant of the very constitution that she tried to quote in her defence. **First of all let us be clear on something.  The 2nd and 3rd Amendments to the Constitution of Pakistan vitiate and militate against the very spirit of Jinnah’s promise to the Ahmadi community and others made repeatedly including but not limited to on 23 May 1944 when Jinnah refused to accept the position that Ahmadis should be excluded from the Muslim community. However who cares about Jinnah in Pakistan now?** Consider for example the fact one of the newspapers he founded was destroyed by this state in the 1960s and efforts are underway to destroy the second one as well.  His sister was denounced as a CIA/Indian/Afghan agent by the regime in 1964-1965. So clearly the Jinnah argument does not work in modern day Pakistan that is a majoritarian theocracy diametrically opposed to what he put forth as the vision for the country. Hence no PhDs are allowed in the country on his life, politics and work.

*Jinnah argument does not work in modern day Pakistan that is a majoritarian theocracy diametrically opposed to what he put forth as the vision for the country. Hence no PhDs are allowed in the country on his life, politics and work*

**So let us proceed on the basis and indeed stipulate that the Constitution of Pakistan declares Ahmadis Non-Muslim and that the Parliament of Pakistan was vested with Godly powers to decide who is a Muslim and who is not for the purposes of law and constitution. Even so the same constitution promises complete religious freedom under Article 20, unhindered and not subject to any claw back whatsoever.  So in other words the state of Pakistan may consider Ahmadis Non-Muslim but the Constitution does not allow the Pakistani state to force Ahmadis to consider themselves Non-Muslim.**  There can be no other interpretation and if any judge or lawyer tells you otherwise, they are either dishonest or incompetent.  The so-called Human Rights Minister had no awareness of this important distinction.  **What followed was one shamefully ignorant gaffe after another. For example she said Ahmadis are allowed to participate in politics on Non-Muslim seats. She is obviously clueless because every citizen of Pakistan is allowed to contest any general seat under the law. The principle of joint electorate applies.  Incidentally Hindus, Sikhs, Christians, Bahais, Parsis and Muslims (or those who are constitutionally sanctioned Muslims at least) are on one electoral list. Only Ahmadis are put on a separate supplemental list.  This is pure discrimination. Shireen Mazari is either unaware of it or she is incapable of understanding this basic issue.  The third option is that she might be lying in the face of it.  Then she claimed that the issue is of the declaration of the finality of Prophet hood. It is not as simple as that my dear minister.  The declaration we are all forced to sign in Pakistan is not simply a declaration of finality of Prophet hood. We are also forced to declare Ahmadis Non-Muslim and the founder of their sect/religion/group an imposter and a liar. Every official Muslim citizen on Pakistan ostensibly violates Sections 153-A, 295-A and 298 of the Pakistan Penal Code 1860 every time he or she gets a passport. This is perhaps the only example in the world of where the state willfully forces the majority of its citizens to violate its own penal provisions.   Yet our Human Rights Minister says Ahmadis have all the rights, while also saying that the government should not have appointed Atif Mian as part of the Economic Advisory Council because it was too controversial. Furthermore she declared that there was no discrimination because Atif Mian does not live in Pakistan.**

**The right honourable minister reminds me of a character out of Monty Python’s Life of Brian because what she is essentially saying is this: Ahmadis are not allowed to self identify, they are jailed and maimed for practicing their faith whatever it is, their places of worship (which cannot be called mosques under law) are desecrated and destroyed, their tombstones are destroyed and talented economists from their ranks are not allowed to join government, but Ahmadis have all the rights in Pakistan. One is left befuddled.**

Shireen Mazari also claimed that there is no persecution of Shias in Pakistan, claiming that she was a Shia herself.  We are certainly not going to question her right to self identify as a Shia whether or not she is one but she went on to claim that sectarian violence happens on both sides. I would like to know how many Sunni doctors have been target killed and how Sunni mosques and Dargahs have been attacked by Shias in the 70 years?  I am not even going to start with the official discrimination against Shias in all branches and arms of the government.

The honourable thing for Shireen Mazari to do is to resign her office and seek an office more appropriate to her interests and expertise.  In the event that she does not get an office more suited to her special stable genius, perhaps she can take up a career as a critic of Coke Studio as she loves to comment on every other Coke Studio song from her verified Twitter account using a government issue mobile phone and internet connection, while driving around Islamabad in an official vehicle. Surely that will be much better than making an absolute mockery of the Human Rights Ministry which is in utter shambles even otherwise.  The human rights of the employees of the ministry are denied routinely, what to speak of the hapless population of Pakistan upon which Madam Minister is foisted against our will.

<https://dailytimes.com.pk/516630/shireen-mazari-and-human-rights/>